OPEN ACCESS
Al-Qālam القلم
P-ISSN: 2071-8683; E-ISSN: 2707-0077
Volume 29, Issue, 1, 2024
http://alqalamjournalpu.com/

سعودی عرب کی معاصر سیرت نگاری کے مناہج واسالیب: تجزیاتی مطالعہ

The Methods and Styles of Sirah Writing in Saudi Arabia: An Analytical study

Dr. Muhammad Umair Raouf
Lecturer, Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan
Dr. Hafiz Muhammad Naeem
Research Associate, Department of Islamic History and Civilization, Academy of Islamic Studies, University of Malaya, Malaysia./ Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University, Lahore, Pakistan

Abstract

KEYWORDS:

Saudi Arabia, Sirah writers, Trends, Narrative, Historical, Jurisprudential, epistemological, Analytical

Date of Publication:
25-06-2024

The Sirah writers have adopted a variety of trends, styles, and techniques to describe the blessed life of the Holy Prophet (PBUH). Narrative, historical, geographical, jurisprudential, literary, epistemological, and analytical are some of the techniques that have been used in different Sirah books. These techniques proved to be quite effective and beneficial in comprehending the life of the Holy Prophet (PBUH) to achieve certain goals and objectives in practical life. Modern Arabian Sirah writers described and depicted the life of the Holy Prophet (PBUH) using the same techniques. In this context, the Kingdom of Saudi Arabia has great significance. Here, the Sirah of the Holy Prophet (PBUH) has been explored from a variety of angles, and numerous doable actions have been taken to educate and train people. In this research paper, different methods and styles adopted in the Sirah books, written and compiled in Saudi Arabia since 1950, have been introduced with examples. Moreover, some lists of books that feature these Sirah writing techniques and styles have also been given

عالم عرب ابتدا ہی سے سیرت نگاری کا مرکز رہا ہے۔ کتب مغازی و سیر کی صورت میں ابتدائی مجموعات سیرت خطہ عرب ہی میں مرتب ہوئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ انیسویں صدی اور اس کے بعد کا دور عالم عرب میں سیرت نگاری کی نئی جہات کے ظہور کا دور ہے۔ اگرچہ عالم عرب کی سیرت نگاری میں اس سے قبل السیرۃ النبویة لابن ہشام(م۲۱۳ھ) اور اس کی شرح الروض الانف للسہیلی(م۵۸۱ھ)، الشمائل المحمدیه للترمذی (م۲۷۹ھ)، السیرۃ النبویة و اخبار الخلفا لابن حبان(م۳۵۴ھ)، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد لابن القیم الجوزیہ (م۷۵۱ھ)، الخصائص الکبری للسیوطی(م۹۱۱ھ) اور مستعذب الاخبار باطیب الاخبار لابی المدین الفاسی (م بعد ۱۱۳۲ھ) کی صورت میں سیرت نگاری کے کئی مناہج و اسالیب متعارف ہو چکے تھے، لیکن انیسویں صدی و مابعد میں قدیم و جدید مناہج سیرت کو معروضی حالات کے تناظر میں نئے انداز میں متعارف کروایا گیا۔ چنانچہ وسائل الوصول إلی شمائل الرسول لیوسف النبہانی (م۱۳۵۰ھ)، خاتم النبیین لمحمد ابو زہرہ مصری(م۱۳۹۴ھ)، انارۃ الدجی فی مغازی خیر الوری لحسن بن محمد المشاط (م ۱۳۹۹ھ)، السیرۃ النبویة علی ضوء القرآن والسنة لمحمد بن محمد ابو شہبہ(م۱۴۰۳ھ)، فقه السیرۃ لمحمد الغزالی(م۱۴۱۶ھ)، الرسول القائد لمحمود شیت خطاب (م۱۴۱۹ھ)، مرویات السیرۃ النبویة بین قواعد المحدثین وروایات الأخباریین للدکتوراکرم ضیاءالعمری، غزوات النبی للسید الجمیلی، مرویات غزوۃ الحدیبیة جمع وتخریج ودراسة لحافظ بن محمد عبد اللہ الحکمی، الرسول ﷺ فی عیون غربیة منصفة لحسین حسینی معدی، الدعوۃ الإسلامیة فی عہدها المکی: مناهجها وغایاتها للدکتور رؤوف شلبی، فقه السیرۃ النبویة مع موجز لتاریخ الخلافة الراشدۃ اور مختارات من أجمل الشعر فی مدح الرسول لمحمد سَعید رَمضان البوطی (م ۱۴۳۴ھ)، محمد ﷺ فی الکتب المقدسة لسامی عامری، السیرۃ النبویة منهجیة دراستها واستعراض أحداثها لعبد الرحمن علی الحجی، المستشرقون والسیرۃ النبویة لعماد الدین خلیل اور أهمیة دراسة السیرۃ النبویة والعنایة بها فی حیاۃ المسلمین لمحمد بن محمد العواجی عالم عرب کی سیرت نگاری میں مروجہ اسالیب کی جہاتِ معاصرہ کی چند نظائر ہیں۔

مملکت سعودی عرب[1] کا دامن بھی اس ضمن میں خالی نہیں بلکہ سعودی علماء مسلسل اس برکت و سعادت سے بہرہ مند ہونے کی مقدور بھر سعی میں مصروف ہیں اور آئے دن سیرت طیبہ سے متعلق مختلف موضوعات پر ان کی کتب و تحاریر منصۂ شہود پر آ رہی ہیں۔

محققینِ مملکت سعودی عرب نے اپنی کتب میں سیرت نگاری کے مختلف مناہج و اسالیب کو اختیار کیا جن میں محدثانہ، مؤرخانہ، داعیانہ، فقیہانہ اور تنقیدی و دفاعی اسالیب سر فہرست ہیں۔ مزید بر آں چند ضمنی اسالیب بھی اختیار کیے گئے جن میں سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں مثلاً جغرافیۂ سیرت، شمائل و خصائل اور خصائص نبوی ﷺ کا بیان، مختلف کتب پر نقد و تحقیق، کتب، مقالات اور عناوین وغیرہ کی فہارس، اور مصادر سیرت وغیرہ کو موضوع بحث بنایا گیا۔

سعودی عرب میں سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر ہونے والے کام کی نوعیت اور خصوصیات کی وضاحت کی غرض سے ذیل میں سیرت نگاری کے مختلف مناہج و اسالیب کا مختصر تعارف کے ساتھ ساتھ ان اسالیب کے تحت مدون شدہ سعودی سیرت نگاروں کی کتب کی فہارس دی گئی ہیں۔ نیز ہر اسلوب کی حامل کتب سے چند امثلہ بھی پیش کی گئی ہیں۔

سعودی عرب کی معاصر سیرت نگاری کے مناہج واسالیب

- ### محدثانہ اسلوب

محدثانہ اسلوب سے مراد روایات سیرت کو محدثانہ کسوٹی پر پرکھتے ہوئے ان کی صحت و سقم کی نشاندہی کرنا ہے۔ اس حوالے سے متقدم کتب میں سب سے نمایاں مقام معروف محدث "امام ابن حبان(م ۳۵۴ھ)" کی کتاب "السيرة النبوية و اخبار الخلفاء" کا ہے۔ اس اسلوب کی حامل کتب میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں:

1) ہر واقعہ روایات حدیث کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے۔
2) مرویات سیرت پر روایات حدیث کو ترجیح دی جاتی ہے۔
3) ہر روایت کی سند کا التزام لازماً کیا جاتا ہے حتی کہ اگر کسی واقعہ کی جزئیات مختلف روایات میں مذکور ہوں تو واقعہ کے تسلسل کا خیال رکھنے کی بجائے اسناد کے التزام کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔
4) بعض کتب میں روایات حدیث کی استنادی حیثیت (صحت و سقم) کے حوالے سے آراء بھی درج کی جاتی ہیں۔

بعض سعودی علماء نے اسی منہج کو اختیار کرتے ہوئے کتب تالیف کی ہیں جن کا تذکرہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار مسلسل	نمبر شمار موضوعاتی	کتاب کانام	مصنف کانام	مطبع
۱	۱	الاسراء والمعراج۔الرواية المتكاملة الصحيحة الوحيدة	محمد بن رزق بن طرھونی	دار فواز للنشر والتوزیع، الاحساء، (۱۴۱۲ھ)
۲	۲	الآنية والأوعية المستخدمة فى العهد النبوىﷺ: دراسة مستمدة من كتب الحديث	د۔ محمد بن فارس الجمیل	جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ریاض ۱۴۱۵ھ
۳	۳	روائع من سيرة الرسولﷺ [2]	محمد بن صالح العثیمین	دار الایمان، اسکندریہ (۲۰۰۶م)
۴	۴	السيرة النبوية كما جاءت فى الأحاديث الصحيحة قراءة جديدة [3]	محمد الصویانی	مکتبہ العبیکان، الریاض، ۱۴۲۴ھ
۵	۵	مرويات السيرة النبوية بين قواعد المحدثين وروايات الإخباريين [4]	الدکتور اکرم ضیاء العمری	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، السادسۃ (۱۴۱۵ھ)
۶	۶	السيرة النبوية الصحيحة۔محاولة لتطبيق قواعد المحدثين فى نقد روايات السيرة النبوية	الدکتور اکرم ضیاء العمری	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، السادسۃ (۱۴۱۵ھ)
۷	۷	صحيح الأثر وجميل العبر من سيرة خير البشر [5]	د۔ محمد بن صامل السلمی	معھد البحوث العلمیۃ، جدۃ، ۱۴۳۱ھ

۸	۸	غزوة فتح مكة فی ضوء السنة المطهرة [6]	عبد الرحمن بن سعید بن وهف	الریاض، الاولیٰ(۱۴۲۳ھ)
۹	۹	اللباس فی عصر الرسولﷺ۔ دراسة مستمدة من مصادر الحدیث النبوی الشریف	د۔ محمد بن فارس الجمیل	کلیة الآداب، جامعة الکویت۱۴۱۵ھ
۱۰	۱۰	ما شاع ولم یثبت فی السیرة النبویة	محمد عبد اللہ العوشن	دار طیبہ (س ن)
۱۱	۱۱	مرویات الإمام الزهری فی المغازی	محمد بن محمد العواجی	تفصیل ندارد
۱۲	۱۲	مرویات السیرة بین قواعد المحدثین وروایات الإخباریین	مسفر بن غرم اللہ الدمینی	مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشریف، المدینة المنورة، س ن
۱۳	۱۳	مرویات غزوة بدر	احمد محمد العلیمی باوزیر	مکتبة الطیبة، المدینة المنورة، ۱۴۰۰ھ
۱۴	۱۴	مرویات غزوة بنی المصطلق وهی غزوة المریسیع	ابراہیم بن ابراہیم قریبی	الجامعة الاسلامیہ، المدینة المنورة(س ن)
۱۵	۱۵	مرویات غزوة الحدیبیة جمع وتخریج ودراسة	الشیخ حافظ بن محمد عبد اللہ الحکمی	مطابع الجامعة الإسلامیة، المدینة المنورة (۱۴۰۶ھ)
۱۶	۱۶	مرویات غزوة حنین و حصار الطائف	ابراہیم بن ابراہیم قریبی	الجامعة الاسلامیہ، المدینة المنورة(س ن)
۱۷	۱۷	مرویات غزوة الخندق	د۔ ابراہیم بن محمد عمیر المدخلی	الجامعة الاسلامیہ، المدینة المنورة، الاولیٰ (۱۴۲۴ھ)

۱۸	۱۸	مرویات الوثائق المکتوبة من النبی ﷺ وإلیہ۔ جمعا ودراسة	محمد بن عبد اللہ غبان الصبحی	الجامعۃ الاسلامیہ، المدینۃ المنورۃ، الاولیٰ (۱۴۳۰ھ)
۱۹	۱۹	معجزات الرسول	حمدی الدمراش	مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، س ن

مذکورہ بالا کتب میں مؤلفین نے محدثانہ اسلوب اپناتے ہوئے روایات حدیث کو بیان کیا ہے اور ذخیرہ سیرت میں مذکور معروف روایات سیرت کی صحت و ضعف کے حوالے سے تحقیق کی ہے تاکہ سیرت النبی ﷺ کے متعلق ضعیف و سقیم روایات سے صرف نظر کرکے صرف صحیح و قوی روایات کے حوالے سے حیات طیبہ کی اصل منظر کشی ہو سکے، اس کی چند امثلہ درج ذیل ہیں:

- صلح حدیبیہ کے نتیجے میں کفار مکہ کے حلیف قبیلہ بنو بکر کے مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کرکے ان کا قتل عام کرنے اور بنو خزاعہ کے سردار کے مدینہ طیبہ میں دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر حملہ کی اطلاع دینے اور نبی اکرم ﷺ کے "نصرت یا عمرو بن سالم" کہہ کر ان کی مدد کا اعلان فرمانے کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ عبد الرحمن بن سعید بن علی بن وھف نے اس روایت کی استنادی حیثیت پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

قال الأرنؤوط فی تحقیقه لزاد المعاد لابن القیم: فی قصة عمرو بن سالم وقول النبی ﷺ: ((نصرت یا عمرو بن سالم)) أخرجه ابن هشام عن ابن إسحاق بلا سند، ووصله الطبرانی فی الصغیر من حدیث میمونة بنت الحارث. رضی الله عنها. بإسناد ضعیف۔[7]

- کتاب "اللباس فی عصر الرسول ﷺ۔ دراسة مستمدة من مصادر الحدیث النبوی الشریف" میں عہد نبوی میں مروج لباس کا تذکرہ ہے۔ اس ضمن میں عمامے کا تذکرہ کرتے ہوئے مؤلف نے جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد کی درج ذیل روایات بطور استدلال ذکر کیں۔ موصوف لکھتے ہیں:

وکان للنبی ﷺ طریقة خصة فی التعمم، قال ابن عمر رضی الله عنهما، کان النبیﷺ اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه۔[8] و فی روایة عن ابن حریث عن ابیه، قال: رایت النبیﷺ علی المنبر و علیه عمامة سوداء قد ارخی طرفیها بین کتفیه[9]۔[10]

➢ الشیخ محمد بن عبد اللہ غبان الصبحی نے اپنی کتاب "مرویات الوثائق المکتوبة من النبی ﷺ وإلیه۔ جمعا ودراسة" میں نبی اکرم ﷺ کے خطوط پر مہر لگانے کی غرض سے چاندی کی انگوٹھی بنوانے اور اس پر "محمد رسول الله" کندہ کرانے کا تذکرہ کرتے ہوئے مختلف روایات سے استدلال کیا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے درج ذیل حدیث بھی بیان کی ہے:

ورواه عبدالرزاق والترمذی من طریقه: من طریق ثابت البنانی عن أنس ولفظه: عن أنس بن مالك أن النبی ﷺ صنع خاتما من ورق، فنقش فیه محمد رسول الله، ثم قال: "لا تنقشوا علیه" قال أبوعیسی: "هذا حدیث صحیح حسن، ومعنی قوله: لا تنقشوا علیه نهی أن ینقش أحد علی خاتمه: "محمد رسول الله"۔[11]

ان امثلہ میں محدثانہ اسلوب سیرت نگاری کے ایک اہم پہلو یعنی روایات حدیث کی تحقیق و تخریج میں اصول حدیث کا اطلاق کی نظائر بھی موجود ہیں جن سے علمائے سعودی عرب کی مرویات سیرت کے بیان اور تحقیق کے ضمن میں مساعی و لگن واضح ہو جاتی ہے۔

- **مؤرخانہ اسلوب**

سیرت نگاری کی ابتدا ہی سے سب سے معروف اور مروج منہج، حوادث سیرت کو مؤرخانہ اسلوب میں بیان کرنا ہے۔ بیشتر متقدم و متاخر کتب سیرت مثلاً مغازی عروہ بن زبیر و ابن اسحاق و واقدی، السیرة النبویة لابن ہشام، امتاع الاسماع للمقریزی، المواہب اللدنیه لاحمد قسطلانی، سیرة حلبیه لبرہان الدین حلبی، نور الیقین للشیخ الخضری وغیرہ اسی اسلوب کی حامل ہیں۔ ان کتب میں حوادث سیرت کو زمانی اور تاریخ وقوع کی ترتیب کے ساتھ بیان کرنے کے علاوہ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر ایک واقعۂ سیرت کی تمام تر جزئیات کو ایک جگہ بغیر کسی تعطل کے یوں بیان کر دیا جائے کہ قاری کے لیے دلچسپی و دلجمعی کا باعث بن کر قابل فہم ثابت ہو۔ کیونکہ اگر ایک واقعہ سے متعلق تمام روایات کو ایک جگہ محدثانہ اسلوب میں ذکر کیا جائے تو بار بار اسناد کا ورود تعطل کا باعث بنتا ہے جس

سے قاری پورے واقعے کو سہل اور مسلسل انداز میں سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ سعودی علمائے سیرت نے بھی اپنی متعدد تالیفات میں یہ اسلوب اپنایا ہے جن کی فہرست درج ذیل ہے:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۲۰	۱	أزواج النبیﷺ - دراسة للعلاقة بین النبی ﷺ وأزواجه (عرض ونقد للروایات)	د۔ محمد بن فارس الجمیل	جداول للنشر والتوزیع، بیروت، الاولیٰ (۲۰۱۴م)
۲۱	۲	انارة الدجیٰ فی مغازی خیر الوریٰ	قاضی حسن بن محمد المشاط	دار المنهاج، جدة (۱۴۲۶ھ)
۲۲	۳	الاوقاف النبویة و اوقاف الخلفاء الراشدین	الدکتور عبد الله بن محمد بن سعد الحجیلی	دار الکتب العلمیه، بیروت، الاولیٰ ۱۴۳۰ھ
۲۳	۴	بیوت النبی ﷺوحجراتهاوصفة معیشته فیها(بیت عائشة أنموذجا)	د۔ محمد بن فارس الجمیل	جداول للنشر والتوزیع، بیروت، الاولیٰ (۲۰۱۶م)
۲۴	۵	دراسات فی السیرة والإدارة النبویة	حسین علی ابو طالب	مکتبة الشرق الاسلامی، جده ۱۴۲۱ھ
۲۵	۶	رحمة للعالمین محمد رسول اللهﷺ سید الناس اجمعین	الدکتور سعید بن علی وهف القحطانی	الریاض، الاولیٰ (۱۴۲۷ھ)
۲۶	۷	السرایا والبعوث النبویة حول المدینة ومكة	الدکتور بریک بن محمد بریک ابو مایله العمری	دار ابن الجوزی (۱۴۱۷ھ)

۲۷	۸	السيرة النبوية	الشیخ محمد عوض اللہ امینی	مکتبۃ الرشد، ریاض ۱۴۲۷ھ
۲۸	۹	السيرة النبوية من كلام العلامة عبد الرحمٰن بن ناصر الساعدى و العلامة محمد بن صالح العثيمين [12]	محمد بن ریاض اللہ	مکتبۃ الرشد، ریاض، الاولیٰ ۲۰۰۳م
۲۹	۱۰	صفوة السيرة النبوية فى سيرة خير البرية	الدکتور مہدی بن رزق اللہ احمد	وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ، السعودیۃ، ۱۴۳۳ھ
۳۰	۱۱	غزوة احد وصفها و بيان بطولات الصحابه فيها	سلیمان بن شتیوی المھدوی	مؤسسۃ دار الآل والصحب، المدینۃ المنورۃ، (س ن)
۳۱	۱۲	غزوة موته و السرايا والبعوث النبوية الشمالية دراسة نقدية	الدکتور بریک بن محمد بریک ابو مایلہ العمری	الجامعۃ الاسلامیہ، المدینۃ المنورۃ، الاولیٰ (۱۴۲۴ھ)
۳۲	۱۳	اللؤلؤ المكنون فى سيرة النبى المامون	موسیٰ بن راشد العازمی	دار ابن جوزی، س ن
۳۳	۱۴	المجتمع المدنى فى عهدالنبوة	الدکتور اکرم ضیاء العمری	الجامعۃ الاسلامیۃ، المدینۃ المنورۃ (۱۴۰۳ھ)
۳۴	۱۵	المختصر فى السيرة النبوية۔ دراسة محرّره	موسیٰ بن راشد العازمی	دار ابن جوزی، س ن
۳۵	۱۶	المدينة المنورة فى عهد الرسالة من حديث القرآن الكريم و بيان السنة المطهرة	محمد الراوی	مکتبۃ العبیکان، ریاض (۱۴۲۷ھ)
۳۶	۱۷	من معارك المسلمين في رمضان	د۔ عبد العزیز بن راشد	مکتبۃ العبیکان، ریاض (۱۴۱۴ھ)

			العبیدی	
۳۷	۱۸	موسوعة الغزوات الكبرىٰ	محمد احمد باشمیل	دار المطبعۃ السلفیہ، ۱۹۸۵م
۳۸	۱۹	نساء حول النبیﷺ -دراسة للعلاقة بين النبی ﷺ ونساء مجتمع المدينة	د۔ محمد بن فارس الجمیل	جداول للنشر والتوزیع، بیروت، الاولیٰ (۲۰۱۶م)
۳۹	۲۰	نفحة عبير من سيرة البشير و النذير	الدکتور یحییٰ بن ابراہیم	دار القاسم للنشر (س ن)
۴۰	۲۱	الهجرة إلى الحبشة (دراسة مقارنة للروايات)	د۔ محمد بن فارس الجمیل	دار الفیصل الثقافیۃ، الریاض ۱۴۲۵ھ

مؤرخانہ اسلوب کے تحت مدون شدہ مندرجہ بالا کتب سیرت مجموعی طور پر درج ذیل خصوصیات کی حامل ہیں:

1) وقائع سیرت کے بیان میں تسلسل قائم رکھنے کی غرض سے تحذیفِ اسناد کا التزام۔
2) ہر واقعہ کا خلاصتاً یا تفصیلاً تمام تر جزئیات سمیت بیان۔ اصطلاحاً اسے منہج تجمیع کہتے ہیں۔
3) حوادث سیرت کا صرف تاریخی پہلو سے بیان۔
4) تکرار سے گریز اور صرف ایسے پہلوؤں کا تذکرہ جو قاری کی دلچسپی کا باعث ہوں۔
5) واقعہ کی مکمل تفصیلات اور جزئیات کے حصول کے لیے تمام مآخذ سیرت سے رجوع اور اس ضمن میں محدثانہ اسلوب کے برعکس مآخذ میں کسی قسم کی ترجیح کو ملحوظ نہ رکھنا۔

گویا مؤرخانہ اسلوب کے زیر اثر تالیف کردہ ان کتب سیرت سے ایک عام قاری بآسانی مستفید ہو سکتا ہے اور اسے واقعات سیرت کو پڑھنے اور سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری اور رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

- **داعیانہ و مصلحانہ اسلوب**

نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور سیرت طیبہ کا اہم ترین پہلو اور مقصد دعوتِ دین، اصلاح انسانیت، اور معاشرے میں نیکی کا پرچار اور برائیوں کی بیخ کنی ہے۔ دعوتِ دین اور عوام الناس کی سیرت طیبہ کی روشنی میں اصلاح کا جذبہ رکھنے والے بعض حضرات نے سیرت نگاری کے اس اسلوب کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے دعوتی و اصلاحی پہلو کا بنظر غائر مطالعہ کر کے ایسے مواعظ و حکم منظر عام پر لائے جو اصلاح احوال

الناس کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ متعدد سعودی علماء نے بھی سیرت نگاری کے داعیانہ و مصلحانہ اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے کتب تالیف کیں اور لوگوں کو ان کی زندگیاں اسلامی احکام کے مطابق گزارنے کے لیے رہنمائی فراہم کی۔ ایسی ہی چند کتب کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۴۱	۱	اثرمعاملة الرسول ﷺ فی نشر الدین الاسلامی	دکتور یحیی بن عبد اللہ البکری الشہری	الجمعیۃ العلمیۃ السعودیۃ للسنۃ وعلومھا، الریاض، ۱۴۲۹ھ
۴۲	۲	حوارات رسول الله و دلالاتها	د۔ محمد بن عبدالرزاق اسود	دار طیبہ، مکتبۃ المتبنی، س ن
۴۳	۳	السيرة النبوية ۔دراسة تحليلية[13]	د۔ محمد عبدالقادر ابو فارس	دار الفرقان، عمان (۱۴۱۸ھ)
۴۴	۴	مع النبی ﷺ فی رمضان	الدکتور فالح بن محمد بن فالح الصغیر	دار المسلم للنشر والتوزیع، الاولیٰ (۱۴۲۴ھ)
۴۵	۵	من أخلاق الرسول الكريم ﷺ	عبدالمحسن بن حمد العباد البدر	دار ابن خزیمہ، الاولیٰ (۱۴۲۰ھ)
۴۶	۶	وداع الرسول ﷺ لأمته دروس ووصايا وعبر وعظات	الدکتور سعید بن علی وھف القحطانی	الریاض، الاولیٰ (۱۴۱۶ھ)
۴۷	۷	هدى محمد ﷺ فی عباداته و معاملاته و اخلاقه	الدکتور احمد بن عثمان المزید	مدار الوطن للنشر، ریاض، السادسۃ (۱۴۲۷ھ)

داعیانہ اسلوب کی حامل ان کتب سیرت میں سیرت النبی ﷺ کے ان پہلوؤں کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جو دینی، اخلاقی اور معاشرتی اصلاح میں معاون ثابت ہوں۔ اس ضمن میں آپ ﷺ کے خصائل، شمائل، عادات و

معمولات اور لوگوں کے ساتھ معاملات میں طرز عمل کو خصوصیت کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ سعودی علماء کے اپنی کتب میں داعیانہ اسلوب اختیار کرنے کی چند امثلہ ملاحظہ ہوں:

➢ کتاب "مع النبی ﷺ فی رمضان" میں مؤلف نے احادیث کی روشنی میں رمضان المبارک کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے معاملات کا تفصیلاً ذکر کیا ہے اور ایسے نکات و عبر کا استخراج کیا ہے جو عوام الناس کے لیے مفید اور قابل عمل ثابت ہو سکتے ہیں۔ صیام رمضان کی حکمت و مقصود "تقویٰ" کے بارے الگ فصل میں مختلف آیات و احادیث بیان کرنے کے بعد مؤلف نے درج ذیل نکتہ اخذ کیا ہے:

هذه الآثار الجليلة والثمار الطيبة ليست من نصيب من ادعى تلبس التقوى بدون تصديق الجوارح وإحياء بالسلوك، فللمتقى سمات يعرف بها، وللعامل صفات يتميز بها، فمن أراد أن ينضم فى سلك المتقين، وأن يلج ميدان المتنافسين، وأن يكون عاملاً فى مجتمع المتقين، فليستمع إلى تلك الأوصاف، ولتظهر عليه تلك العلامات قولاً وفعلاً، حساً ومعنى[14]

➢ معروف سعودی عالم اور داعی عبد المحسن العباد نے کتاب "من اخلاق الرسول الکریم ﷺ" میں نہ صرف نبی اکرم ﷺ کے اخلاق و عادات سے متعلق روایات درج کی ہیں بلکہ مختلف صفات و اطوار کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ بھی طرز عمل واضح کیا ہے کہ آپ ﷺ نہ صرف اعلیٰ اخلاقی اقدار کو نہ صرف خود اپناتے بلکہ اپنی امت کو بھی ان کو اپنانے کی ترغیب فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک نمایاں صفت "تواضع" کا تذکرہ کرتے ہوئے مؤلف رقمطراز ہیں:

وكان ﷺ يرشد أمته إلى التحلى بصفة التواضع ويرغبهم فى التخلق بها، ومما قاله ﷺ فى ذلك:"وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله". رواه مسلم، وهو ﷺ سيد المتواضعين وأسوتهم وقد رفعه الله إلى أعلى الدرجات رفع قدره وأعلى منزلته وخلد ذكره۔[15]

➢ علامہ سعید بن علی وھف القحطانی نے کتاب "وداع الرسول ﷺ لامته" میں حیات و ذات نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں مثلاً نسب مبارک، اخلاق کریمانہ، خطبات میں لوگوں کے لیے وصایا، اور امت پر آپ ﷺ کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے ہر موضوع کے آخر میں "الدروس و الفوائد و العبر" کے عنوان سے مذکورہ پہلو سے ماخوذ امت کے لیے مفید اور قابل عمل نکات بیان کیے ہیں۔ المبحث الثانی میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق اور ان کو اپنانے کے

حوالے سے بحث کے آخر میں مؤلف نے دروس وعبر کے ضمن میں سب سے پہلے ہر معاملے میں نبی اکرم ﷺ کی اطاعت واقتدا کو ہر سچے مسلم کی ذمہ داری قرار دیا ہے اور بعد ازاں لکھا ہے کہ:

فينبغى الاقتداء به والتأسى به فى جميع أعماله، وأقواله، وجده واجتهاده، وجهاده، وزهده، وورعه، وصدقه وإخلاصه، إلا فى ما كان خاصاً به، أو ما لا يقدر على فعله۔[16]

مذکورہ بالا امثلہ سعودی علماء کی کتب سیرت میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دعوت وتبلیغ سے متعلق مضامین اور ابحاث اور ان کی نوعیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔

- **فقہیات سیرت (فقہ السیرۃ)**

نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کی تشریعی وتشریحی، دونوں حیثیتیں ثابت شدہ ہیں۔ دونوں اعتبار سے آپ ﷺ کی سنت وسیرت ہمارے لیے منبع رشد وہدایت اور احکام شریعت کا اہم ماخذ ہیں۔ چنانچہ متعدد متقدمین علمائے سیرت نے نبی اکرم، کی حیات طیبہ کے واقعات وحوادث سے رہنمائی کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مختلف شرعی احکام وعبر اور فوائد وحکم کے استنباط واستخراج کی سعی کی۔ ابن قیم الجوزیہ کی معروف کتاب سیرت "زاد المعاد فی هدی خير العباد" اس اچھوتے اسلوب کا بہترین نمونہ ہے۔ علاوہ ازیں سیرت ابن ہشام کی شرح "الروض الانف" میں امام سہیلی نے بھی مختلف واقعات سیرت سے فقہی احکام کا استنباط کیا ہے۔ دور حاضر میں اس اسلوب سیرت نگاری نے حد درجہ مقبولیت حاصل کی چنانچہ "فقہ السیرۃ" کے نام سے متعد علماء ومحققین کی تالیفات منظر عام پر آئیں جن میں علامہ سعید رمضان البوطی اور محمد الغزالی کی کتب موسوم بہ "فقه السيرة" قابل ذکر ہیں۔ علمائے سعودی عرب بھی تالیف سیرت کے اس اسلوب میں پیچھے نہیں رہے جس کا واضح ثبوت ڈاکٹر زید بن عبد الکریم الزید اور منیر محمد غضبان، ہر دو محققین کی کتب سیرت بعنوان "فقه السيرة" ہیں۔ دونوں مذکورہ کتب کے علاوہ بھی مملکت سعودی عرب کے متعدد سیرت نگاروں نے مختلف ناموں سے کتب تالیف کی ہیں جن میں وقائع سیرت سے فقہی وشرعی احکام وعبر کا استنباط واستخراج کیا گیا ہے۔ نیز سیرت نگاری میں صحت واستناد کے جدید مباحث، نقد ونظر کے اصول اور مآخذ واصولِ سیرت نگاری سے بحث کی گئی ہے۔ ایسی ہی چند کتب کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے:

نمبر شمار: مسلسل	نمبر شمار: موضوعاتی	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
۴۸	۱	اخلاقیات الحرب فی السیرة النبویة	صالح بن علی الشمرانی	مکتبۃ المعارف، ریاض (س ن)
۴۹	۲	الأطعمة والأشربة فی عصر الرسول ﷺ[17]	د۔ محمد بن فارس الجمیل	کلیۃ الآداب، جامعۃ الکویت ۱۴۱۷ھ
۵۰	۳	افعال الرسول و دلالتها علی الاحکام	الدکتور احمد العروسی	دارا لمجتمع، جدہ (۱۴۱۱ھ)
۵۱	۴	حِکم و احکام من السیرة النبویة	عبداللہ عبدالغنی الخیاط	دار الرفاعی للنشر (س ن)
۵۲	۵	السیرة النبویة فی ضوء المصادر الاصلیه[18]	د۔ مهدی بن رزق اللہ احمد	دارامام الدعوة، الریاض، (۱۴۲۴ھ)
۵۳	۶	العبر و مختصر السیر[19]	خالد محمد عطیه	المکتبۃ المکیہ، مکۃ المکرمۃ ۱۴۲۰ھ
۵۴	۷	فقه السیرة	الدکتور زید بن عبد الکریم الزید	دار التدمیریۃ، الریاض، ۱۴۲۸ھ
۵۵	۸	فقه السیرة النبویة	منیر محمد غضبان	جامعہ ام القری، ۱۴۱۰ھ
۵۶	۹	الفوائد السنیة من السیرة النبویة[20]	الدکتور خالد بن حامد الحازمی	دار الزمان، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۷ھ
۵۷	۱۰	من روائع القصص فی السیرة النبویة۔ دروس و	خالد بن جمعه	رمادی للنشر، دمام (۱۴۱۸ھ)

		عبر		
۵۸	۱۱	هذا الحبيب محمد رسول اللهﷺ يا محب	ابو بکر جابر الجزائری	مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۵ھ

ان کتب میں حوادث سیرت سے احکام و مسائل کے اخذ و استخراج کے لیے اختیار کیے گئے مختلف اسالیب کی چند نظائر مندرجہ بالا سطور میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں:

- دکتور مھدی بن رق اللہ احمد نے اپنی کتاب "السيرة النبوية في ضوء المصادر الاصليه" میں متعدد وقائع سیرت سے احکام و عبر کا استنباط کیا ہے۔ غزوہ بنی نضیر کے واقعات بیان کرنے کے بعد الگ عنوان "حكم و عبر من غزوة بنی نضیر" کے تحت چار نکات کا استخراج کیا ہے جن میں ایک نکتہ یہ ہے کہ جنگی حکمت عملی کے تحت پھل دار درختوں کو کاٹا یا جلایا جاسکتا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:

ان قطع و احراق الرسولﷺ لبعض نخيل بنى النضير، دل على ان الحكم الشرعى فى اشجار العدو واتلافها منوط بما يراه الامام او القائد من مصلحة فى النكاية بالاعداء۔ وان ذلك من قبيل ما يدخل تحت اسم السياسة الشرعية، وهو مذهب نافع و مالك و الثورى وابى حنيفة و الشافعى و احمد و اسحاق و جمهور الفقهاء۔[21]

- الدکتور زید بن عبد الکریم زید نے واقعہ طائف کے ضمن میں نبی اکرم ﷺ کے ایک باغ میں تشریف فرما ہونے اور باغ کے مالک ربیعہ کے غلام عداس کے آپ ﷺ کو انگور پیش کرنے اور آپ کے اس ہدیہ کو قبول فرمالینے کا تذکرہ کرتے ہوئے استدلال کیا ہے کہ کافر کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

فى قبول الرسولﷺ هدية ابنى ربيعة شيبة و عتبة لما بعثا اليه بعنقود العنب ناخذ منه جواز قبول هدية الكافر واستعمالها حيث اكل الرسولﷺ قطف العنب الذى بعثوا به اليه۔[22]

- ڈاکٹر خالد بن حامد الحازمی نے اپنی کتاب "الفوائد السنية من السيرة النبوية" میں نبی اکرم ﷺ کے مکہ میں انیس دن قیام کرنے اور اس دوران قصر نمازیں ادا کرنے کا تذکرہ کیا اور اس واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھا کہ "وفيه ان المسافر يقصر الصلاة"[23] یعنی اس میں مسافر کے قصر نماز ادا کرنے کا جواز موجود ہے۔

بیان کردہ نظائر سعودی سیرت نگاروں کی سیرت رسول اکرم ﷺ سے فقہی احکام و عبر کے استنباط کے اسالیب کو ظاہر کرتی ہیں۔

▪ دفاع رسول ﷺ ورد استشراق

مختلف ادوار میں جب مخالفین کی طرف سے ذات ورسالت نبوی ﷺ کی حیثیت ومرتبے کو شکوک وشبہات کا شکار بنانے کے لیے افتراپردازی اور اعتراضات کا نشانہ بنایا گیا تو علمائے اسلام نے اسکی سرکوبی کے لیے اپنا متحرک کردار ادا کرتے ہوئے ایسے مؤلفین اور ان کی تحاریر کا دلائل کے ساتھ تعاقب ورد کیا۔ موجودہ دور میں مستشرقین نے جب شخصیت ونبوت محمدی ﷺ کو موضوع تنقید بنایا تو علمائے عرب نے بالعموم اور سعودی عرب کی حکومت اور علمائے کرام نے بالخصوص اسی اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے ان مستشرقین کا بھرپور جواب دیا اور دفاع رسول ﷺ کے حوالے سے اپنا فرض نبھایا۔ اس مقصد کے لیے مملکت سعودی عرب کی طرف سے نہ صرف خصوصی مؤتمرات (Conferences) کا انعقاد کیا گیا بلکہ مختلف جامعات میں قسم الاستشراق کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ مزید برآں سعودی محققین ومؤلفین نے انفرادی سطح پر بھی اپنی متعدد تالیفات میں اس منہج کو اختیار کرتے ہوئے مستشرقین کی آراء واعتراضات کو موضوع نقد وجرح بنایا اور ان کے مدلل جوابات دینے کی کوشش کی۔ اس اسلوب کی حامل کتب کی فہرست درج ذیل ہیں:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۵۹	۱	آراء لمستشرقين حول مفهوم الوحی	الدکتور ادریس حامد محمد	تفاصیل ندارد
۶۰	۲	آيات عتاب المصطفیٰ ﷺ فی ضوء العصمة و الاجتهاد	د۔ عوید بن عیاد المطرفی	المکۃ المکرمہ، الثالثہ (۱۴۲۶ھ)
۶۱	۳	الاستشراق والاتجاهات الفكرية فی التاريخ الاسلامی (دراسة تطبيقية علی كتابات برنارد لويس) [24]	الدکتور مازن بن صلاح مطبقانی	مطبوعات مکتبۃ الفھد الوطنیہ، الریاض ۱۴۱۶ھ
۶۲	۴	الاستشراق وموقفه من	فالح بن محمد بن فالح	مجمع الملک فھد لطباعۃ المصحف

		السنة النبوية [25]	الصغير	الشريف،
۶۳	۵	الاستشراق الفرنسی والسيرة النبوية دراسة نقدية لكتاب تاريخ العرب العام [26]	الدكتور سلطان بن عمر بن عبد العزيز الحُصين	المدينة المنورة، الاولىٰ (۱۴۳۶ھ)
۶۴	۶	افتراءات المستشرق كارل بروكلمان على السيرة النبوية	الدكتور غيثان علی جرجيس	جدة، الرابعة (۱۴۱۸ھ)
۶۵	۷	اِلّا تنصروه فقد نصره الله	د۔ ناصر بن سليمان العمر	مجلة البيان، الرياض، ۱۴۲۹ھ
۶۶	۸	السنا الوهاج فی سن عائشة عند الزواج	فهد بن محمد بن محمد الغفيلی	دار الصميعی، الرياض، الاولىٰ ۱۴۳۲ھ
۶۷	۹	السيرة النبوية فی دائرة المعارف البريطانية	وليد بن بليهش العمری	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف
۶۸	۱۰	السيرة النبوية فی كتابات المستشرقين البريطانيين دراسة تاريخية نقدية لآراء (توماس كارلائل، توماس ارنولد، الفريد جيوم)	امل عبيد عواض الثبيتی	(مقالہ ایم فل) جامعۃ ام القریٰ، مكة المكرمة، ۱۴۲۴ھ
۶۹	۱۱	مزاعم وأخطاء وتناقضات وشبهات بودلی فی كتابه ”الرسول، حياة محمد“ دراسة نقدية	د۔ مهدی بن رزق الله احمد	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۷۰	۱۲	مع المفسرين والمستشرقين فی زواج النبیﷺ بزينب بنت جحش۔دراسة تحليلية	الدكتور زاهر عواض الالمعی	الرياض، الرابعة ۱۴۰۳ھ

۷۱	۱۳	من افتراءات المستشرقين على الاصول العقدية فى الاسلام (عرض و نقد) [27]	الدکتور عبد المنعم فواد	مکتبۃ العبیکان، الاولیٰ (۱۴۲۲ھ)
۷۲	۱۴	موقف الاستشراق من السنة والسيرة النبوية	الدکتور اکرم ضیاء العمری	تفصیل ندارد
۷۳	۱۵	موقف المستشرق مونتجمرى وات من غزوات الرسول ﷺ من خلال كتابه محمد فى المدينة- دراسة نقدية	عمر بن مساعد الشریوفی	(مقالہ ایم فل) قسم الاستشراق، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، (۱۴۱۶ھ)
۷۴	۱۶	النبى ﷺ ويهود المدينة دراسة تحليلية لعلاقات الرسول بيهود المدينة ومواقف المستشرقين منها	د۔ محمد بن فارس الجمیل	مرکز الملک فیصل للبحوث و الدراسات الاسلامیۃ، ۱۴۲۲ھ
۷۵	۱۷	نقد الفكر الاستشراقى حول الإسلام والقرآن الكريم والرسالة [28]	د۔ علی بن ابراہیم النملۃ	الریاض، الاولیٰ (۱۴۳۱ھ)
۷۶	۱۸	Sirat Al-Nabi And the Orientalists (With special reference to the writings of William Muir, D. S. Margoliouth and W. Montgomery Watt)[29]	Muhammad Mohar Ali	King Fahd Complex for the printing of the Holy Qur'an, Madinah, 1417A.H

دفاع ونصرت رسول ﷺ کے حوالے سے مختلف کتب سے چند امثلہ درج ذیل ہیں:

- کتاب "الاستشراق والاتجاهات الفكرية فى التاريخ الاسلامى(دراسة تطبيقية على كتابات برنارد لويس)" میں علامہ مازن بن صلاح مطبقانی نے معروف مستشرق برنارڈ لویس کی تاریخ اسلامی کے حوالے سے

آراء و تنقیدات کو موضوع بحث بنایا ہے۔ کتاب کا تیسرا باب سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے ہے۔ اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ کی مکی حیات طیبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے موصوف نے برنارڈ لویس کے ایک اعتراض کہ نبی اکرم ﷺ کا سفر ہجرت نہایت سہل اور آسان تھا جیسا کہ قریش نے آپ کو روکنے کے لیے کسی قسم کے اقدامات نہیں کیے تھے، کو موضوع بحث بنایا ہے۔ مؤلف لکھتے ہیں:

وبالرغم من اعتراف لويس بقيام كفار قريش بتعذيب المسلمين لإجبارهم على ترك دينهم فى قوله "لقد استخدمت أنواع عديدة من الضغوط وربما التعذيب الجسدى - كذالك ليبعدوا عنه أتباعه. ولكن لويس يذكر فى موضع آخر أن الاضطهاد الذى تعرض له المسلمون كان أقل مما تصوره السنة وإن كان كافياً لهجرة البعض إلى الحبشه فى الفترة الأخيرة فى العهد المكى. وأما هجرة الرسول الى المدينة فيزعم لويس أنها كانت سهلة ميسورة بحيث لم اتخذ قريش أية خطوة جادة لمنعه بعد أصحابه لئلا يقال إنه شخص هارب من العدالة والقانون والمجتمع.[30]

- کتاب "الاستشراق و موقفه من السنة النبوية" میں عنوان "شبهات الاستشراق حوال السنة النبوية" کے تحت شخصیتِ نبوی ﷺ پر مستشرقین کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے مؤلف نے بعض مستشرقین کا یہ اعتراض موضوع بحث بنایا کہ پیغمبر اسلام ﷺ خواتین سے نہایت رغبت رکھتے تھے اور اس ضمن میں آپ ﷺ کو خواتین کی عمر سے کوئی غرض نہیں تھی۔ اس اعتراض کا رد کرتے ہوئے مؤلف نے نبی اکرم ﷺ کی سب سے پہلی شادی عین عالم شباب میں اپنے سے قدرے سن رسیدہ خاتون حضرت خدیجہؓ سے ہونے کو بنیاد بنایا کہ اگر آپ ﷺ (نعوذ باللہ) ہوس کے مارے ہوتے تو وہ اس پر شباب عمر میں سن رسیدہ کی بجائے کسی جوان خاتون سے شادی کرتے۔ مؤلف لکھتے ہیں:

فلينظر هؤلاء المستشرقون ومن سار على دربهم إلى الحقيقة الناصعة التى يتهربون منها فى كتاباتهم ومحاضراتهم، ألا وهى السن الذى تزوج فيها الرسول الأمين عليه الصلاة والسلام خديجة رضى الله عنها، وهو سن الشباب وقمة الطاقة والقوة الجسدية والجنسية، لو كان عنده أهواء جنسية لاختار من أجمل بنات العرب مالاً ونسبًا، وهو الشاب الأمين ومن نسب عريق وأصيل، إلا أن الله تعالى أراد أن يتزوج من خديجة التى كانت تكبره بخمس عشرة سنة، ليكون ذلك نقاء فى صفحة حياته النقية أصلاً، ويكون

صفعة في وجوه من أراد أن يثير حوله شبهة الشهوانية أو الهوى۔[31]

➢ محمد موھر علی نے مستشرق رچرڈ بیل کی وحی کے مفہوم کے حوالے سے آراء پر یوں تبصرہ کیا ہے:

Now, before taking up the meaning of wahy in general and that of Qur'anic wahy in particular, some general faults in Bell's analysis may be pointed out. To begin with, when he argues that wahy means suggestions for a practical line of conduct, Bell does not go the whole way and does not explain how the suggestion or prompting, as he prefers to call it, could have been communicated to the Prophet. Also, if he had not been too inclined to use the terms "suggestions" and "prompting" he would have easily seen that the instances he cites are clearly God's "commands" and directives to His Prophets, and not merely suggestions. These commands and directives for the practical conduct, it may be pointed out, constitute God's words. The command *'iqra'*, which Bell admits to be the earliest passage of the Qur'an, is God's word.[32]

مذکورہ بالا امثلہ ذات و شخصیت نبوی ﷺ کے دفاع کے لیے سعودی محققین کی کوششوں اور مستشرقین کے اعتراضات اور آراء باطلہ کے ردو تعاقب میں ان کی مساعی کو واضح کرتی ہیں۔

- ## موضوعاتی سیرت نگاری

سیرت نگاری کے مذکورہ بالا مناہج واسالیب کے علاوہ بھی کچھ ضمنی اسالیب ہیں جو سعودی عرب کے مختلف مؤلفین و محققین کی جانب سے اپنی کتب میں اختیار کیے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے شمائل وخصائل اور خصائص و کمالات کا بیان، پہلے سے موجود کتب پر تحقیق و نقد اور کتب وعناوین کی فہارس وغیرہ ان موضوعاتی اسالیب کی چند مثالیں ہیں۔ ایسے چند ضمنی اسالیب و مناہج کی حامل سعودی مؤلفین کی کتب کا تذکرہ آئندہ سطور میں کیا جارہا ہے:

i. جغرافیۂ سیرت

بعض کتب سیرت میں حوادث سیرت کے جائے وقوع کی جغرافیائی حیثیت و اہمیت کا خصوصیت سے بیان ہوتا ہے۔ سعودی عرب کے سیرت نگاروں نے بھی اپنی کتب میں اس اسلوب کو اپنایا ہے۔ مثلاً کتاب " علی طریق الھجرۃ " اور "طریق الہجرۃ النبویۃ" میں سفر ہجرت کے دوران نبی اکرم ﷺ کے اختیار کردہ راستے کو موضوع بحث بنایا ہے۔ جغرافیۂ سیرت سے متعلق سعودی سیرت نگاروں کی تالیفات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۷۷	۱	طريق الهجرة النبوية	عبد القدوس الانصاری	طبعت بمطابع الروضة، جدة، ۱۳۹۸ھ
۷۸	۲	على طريق الهجرة[33]	عاتق بن غیث بن زویر البلادي الحربي	دار مكة للنشر والتوزيع، مكة المكرمة، س۔ن
۷۹	۳	معجم المعالم الجغرافية في السيرة النبوية	عاتق بن غیث بن زویر البلادي الحربي	دار مكة للنشر والتوزيع، مكة المكرمة ۱۴۰۲ھ

ii. شمائل وخصائل نبوی ﷺ کا بیان

بہت سی کتب سیرت میں نبی اکرم کی حیات طیبہ کے واقعات و حوادث کے بیان کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے شمائل و خصائل اور عادات و اطوار کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ لیکن بعض سیرت نگار ایسے بھی ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے شمائل و خصائل کے حوالے سے الگ کتب مرتب کیں اور اخلاق و اطوار نبوی ﷺ کی ایک ایسی جامع و واضح تصویر پیش کی جو اس اکمل انسان کے نقش قدم پر چلنے میں معاون ثابت ہو سکے۔ علاوہ ازیں بعض کتب میں آپ ﷺ کے ذاتی خصائص میں سے اہم ترین خصوصیت، نبوت و بعثت، کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ سعودی علمائے سیرت نے بھی اس تالیف سیرت کی ان روایات کو اپنایا اور ان اسالیب کی حامل کتب پیش کیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۸۰	۱	حقوق النبی ﷺ على أمته فی ضوء الكتاب والسنة	محمد بن خلیفة بن علی التمیمی	أضواء السلف، الرياض (۱۴۱۸)
۸۱	۲	دراسة تحليلية لشخصية الرسول محمد ﷺ من خلال	د۔ محمد رواس قلعه جی	دار النفائس، بیروت، الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

		سيرته الشريفه		
۸۲	۳	محمد ﷺ كأنك تراه	الدکتور عائض بن عبد اللہ القرنی	دار ابن حزم، بیروت، ۱۴۲۲ھ
۸۳	۴	منتهى السؤل على وسائل الوصول الى شمائل الرسول ﷺ	عبد اللہ بن سعید المکی	دار المنهاج، جدة ۱۴۲۶ھ
۸۴	۵	وجاء النبی المنتظر[34]	عبد الوهاب بن عبد السلام بن طویلة	الجامعة الإسلامية، المدينة المنورة (۱۴۰۵ھ)

iii. دیگر کتب پر نقد و تحقیق

کچھ کتب ایسی ہیں جو پہلے سے تالیف شدہ کتب پر نقد یا تحقیق کے حوالے سے مرتب کی گئی ہیں۔ درج ذیل کتب میں سعودی عرب کے بعض محققین نے دوسرے مؤلفین کی کتب میں موجود ان کی آراء یا منہج واسلوب کو موضوع بحث بنایا ہے:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۸۵	۱	تعقيب لا تثريب على بعض ما جاء فی كتاب هذا الحبيب ﷺ[35]	نزار محمد عرعور	طبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۵ھ
۸۶	۲	السراج الوهاج لمحو أباطيل الشلبی عن الإسراء والمعراج[36]	حمود بن عبد اللہ التویجری	مکتبۃ المعارف، ریاض، (۱۴۰۶ھ)
۸۷	۳	السيرة النبوية عند الهيثمی فی كتابه مجمع الزوائد ومنبع الفوائد[37]	سلیمان بن عبد اللہ السویکت	مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشریف، (س ن)
۸۸	۴	شرح الارجوزة الميئية فی	عبد الرزاق بن	الریاض، الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

		ذكر حال اشرف البرية	عبدالمحسن البدر	
۸۹	۵	شهداء أحد الذين ذكرهم ابن إسحاق فى مغازيه	محمد بن عبد اللہ غبان الصبحی	الجامعۃ الإسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ(۱۴۲۴ھ)
۹۰	۶	منهجية التاليف فى السيرة النبوية عند ابن كثير [38]	عبدالرحمن بن علی السنیدی	مجمع الملک فھد لطباعۃ المصحف الشریف،(س ن)
۹۱	۷	الواقدى وكتابه المغازى - منهجه ومصادره[39]	عبدالعزیز بن سلیمان السلومی	الجامعۃ الاسلامیۃ، المدینۃ المنورۃ(۱۴۲۵ھ)

iv. فہارس کتب

سعودی عرب میں جامعات میں اور انفرادی سطح پر سیرت نبوی ﷺ کے حوالے سے جو کام ہوا ہے، **بعض محققین** نے ان کے موضوعات وعناوین وغیرہ کی فہرستیں تیار کی ہیں جن کا تذکرہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۹۲	۱	الإهتمام بالسيرة النبوية باللغة الإنجليزية	محمد موهر على (م۱۴۲۸ھ)	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۹۳	۲	الإهتمام بالسيرة النبوية باللغة البنغالية	أبو بكر محمد زكريا	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۹۴	۳	الإهتمام بالسيرة النبوية باللغة الروسية	إلمير بن روفائيل كولييف	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۹۵	۴	الاهتمام بالسيرة	حسن بن إدريس	مجمع الملك فهد لطباعة

		النبوية باللغة الفرنسية (عرض وتحليل)	عزوزي	المصحف الشريف، س ن
٩٦	٥	جهود العلماء فى تصنيف السيرة النبويةفى القرنين الثامن والتاسع الهجرتين	عبدالحميد بن على الفقيهى	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
٩٧	٦	جهود علماء المسلمين فى تمييز صحيح السيرة النبوية من ضعيفها	عبد الكريم بن زيد عكوى	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
٩٨	٧	دور علماء مكة المكرمة في خدمة السنة والسيرة النبوية	رضا بن محمد صفي الدين السنوسي	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
٩٩	٨	دور علماء المملكة فى خدمةالسنة و السيرة النبوية	د۔ صالح بن غانم السدلان	تفاصيل ندارد
١٠٠	٩	دور علماء المملكة في خدمة السنة والسيرة النبوية	عبد العزيز بن محمد السعيد	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
١٠١	١٠	فهرس عناوين الرسائل الجامعية فى السنة و السيرة النبوية [40]	المجلس العلمى بمركز تدوين للبحوث و الدراسات الحديثية	مركز تدوين للبحوث و الدراسات الحديثية،، السعودية (١٤٤٣ھ)
١٠٢	١١	كشاف الرسائل العلمية فى السيرة النبوية حتى عام (١٤٣٩ھ ۔	الدكتور تيسير بن سعد ابوحيمد	دار مدار الوطن ، جامعة الملك سعود، الاولى (١٤٣٨ھ)

		۲۰۱۷م)[41]		
۱۰۳	۱۲	مصادر تلقى السيرة النبوية والعناية بهاعبرالقرون الثلاثة الاولىٰ	محمد انور بن محمد على البكرى	ندوة عناية المملكة السعودية بالسنة والسيرة (س ن)

v. مطالعہ سیرت کی اہمیت اور مصادر سیرت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کو قرآن مجید میں بہترین نمونۂ عمل قرار دیا گیا ہے۔ سیرت طیبہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر مسلمانوں کی زندگی میں اس کے مطالعہ کی اہمیت مسلّم ہے۔ اسی نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے سعودی عرب کے بعض علماء نے سیرت النبی کی اہمیت اور اخذ سیرت کے ماخذ و مصادر کے حوالے سے الگ کتب تالیف کیں جن میں عوام الناس کو مطالعہ سیرت کی اہمیت اور اخذ و استنباط کے ذرائع سے واقفیت دی گئی۔ درج ذیل کتب اسی منہج کی مثالیں ہیں:

نمبر شمار		کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع
مسلسل	موضوعاتی			
۱۰۴	۱	أهمية دراسة السيرة النبوية للمعلمين	د۔حصة بنت عبدالکریم الزید	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۱۰۵	۲	أهمية دراسة السيرة النبوية والعناية بها فی حياة المسلمين	محمد بن محمد العواجی	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۱۰۶	۳	التصنيف في السنة النبوية	خلدون بن محمد سلیم الأحدب	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن

۱۰۷	۴	السيرة النبوية من خلال أهم كتب التفسير	عصام بن عبدالمحسن الحميدان	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن
۱۰۸	۵	مصادر السيرة النبوية	ضیف اللہ بن یحیٰ الزہرانی	مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، س ن

مقالہ ہذا میں مذکور سیرت نگاری کے مختلف اسالیب و مناہج کی ترجمانی کرتی ایک سو سے زائد کتب، مملکت سعودی عرب کے علماء و محققین کی ذات و سیرت نبوی ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کے پیغام و اسوۂ کامل سے رہنمائی و ہدایت کے حصول کی کوشش و جدوجہد کا واضح ثبوت ہیں۔ نیز یہ کتب سعودی مؤلفین کی سیرت نگاری کے مختلف پہلوؤں میں مہارت کی بھی غماز ہیں۔

خلاصہ بحث

۱۔ عالم عرب ہمیشہ سے سیرت نگاری کا مرکز رہا ہے اور عرب سیرت نگاروں ہی کے ہاں آج تک رائج مختلف اسالیب سیرت نگاری نے جنم لیا جن میں محدثانہ، مؤرخانہ، داعیانہ، فقیہانہ، موضوعاتی و دیگر مناہج شامل ہیں۔

۲۔ سعودی عرب کے علماء نے بھی نبی اکرم ﷺ کی سیرت کی تالیف و تدوین کے حوالے سے نہایت گرانقدر خدمات انجام دی ہیں اور مختلف اسالیب و مناہجِ سیرت نگاری کو اختیار کرتے ہوئے پیغام سیرت کو عوام الناس تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

۳۔ علمائے سعودی عرب کا زیادہ تر رجحان محدثانہ اسلوب کی ترجمانی کرتا محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا الگ الگ وقائع سیرت اور غزوات کی روایت کی نقد و جرح کے حوالے سے متعدد کتب منظر عام پر آ چکی ہیں مثلاً السيرة النبوية كما جاءت فی الاحاديث الصحيحة، صحيح الاثر و جميل العبر من سيرة خير البشر، مرويات غزوه بدر اور مرويات السيرة بين قواعد المحدثين وروايات الإخباريين وغیرہ۔

۴۔ دعوت و تبلیغ اور اصلاح الناس کے نقطہ نظر سے بھی سعودی عرب کے علمائے کرام نے متعدد کتب تالیف کی ہیں جن میں مختلف وقائع سیرت سے ایسے دروس و حکم کا استنباط کیا ہے جو دعوتِ دین اور لوگوں کی اصلاح کے لیے مؤثر و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

۵۔ جدید مناہج سیرت میں فقہ السیرۃ (مختلف حوادث سیرت سے فقہی احکام کا اخذ و استنباط اور اور مباحث اصول سیرت نگاری) کا اسلوب نہایت معروف ہے۔ مملکت سعودی عرب کے متعدد معاصر سیرت نگاروں نے اس اسلوب کو اپنایا اور "فقه السيرة" کے نام سے کتب تالیف کیں جن میں وقائع سیرت سے فقہی و اصولی مباحث و احکام اور عبر و حِکم کا استنباط و استخراج کیا گیا۔

۶۔ شخصیت و سیرت نبوی ﷺ کی حفاظت و دفاع اور مخالفین و معترضین کا تعاقب و ردّ، سیرت نگاری کا نہایت اہم منہج ہے۔ سعودی عرب کے محققین اور سیرت نگاروں نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے انوار سے متعلق مستشرقین و دیگر مخالفین کے اعتراضات مضلّہ اور آراء باطلہ کا نہایت مستعدی اور فرض شناسی سے نہ صرف تعاقب کیا بلکہ نہایت مدلل و مشقّی ردّ پیش کیا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر مازن بن صلاح مطبقانی، ڈاکٹر علی بن ابراہیم النملہ اور ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری سر فہرست ہیں۔

۷۔ سیرت نگاروں نے محدثانہ، مؤرخانہ، داعیانہ، فقیہانہ اور دفاع رسول ﷺ سے متعلق اسالیب کے علاوہ کچھ ضمنی مناہج کو بھی اختیار کیا اور مختلف کتب تالیف کیں جن کو موضوعاتی سیرت نگاری میں شمار کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ عمومی کتب سیرت کی بجائے سیرت النبی ﷺ کے کسی ایک پہلو سے متعلق ہوتی ہیں۔ ان ضمنی مناہج سیرت میں شمائل و خصائل نبوی ﷺ کا بیان، دیگر کتب پر تحقیق و نقد، فہارس کتب و عنوانات اور مطالعہ سیرت کی اہمیت و مصادر سیرت شامل ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

[1] مملکت سعودی عرب جزیرہ نمائے عرب کے علاقوں نجد و حجاز وغیرہ پر مشتمل ایک ملک ہے جو متعدد ادوار سے گزر کر موجودہ مملکت کی صورت وجود میں آیا۔ آل سعود اس خطے کا ایک بڑا اور طاقتور قبیلہ تھا جس کا آبائی علاقہ ریاض شہر کے قریب واقع ایک علاقہ "درعیہ" تھا۔ ۱۷۴۴ء میں درعیہ کے امیر محمد بن سعود نے شیخ محمد بن عبد الوہاب کے ساتھ مل کر ایک ایسی مضبوط اور مستحکم مملکت کے قیام کے لیے کوششوں کا آغاز کیا جس میں توحید اور احکام شرعیہ کا بول بالا ہو۔ تاریخ سعودی عرب کے مؤلف شیخ محمد حیات نے اس جدوجہد کا ذکر یوں کیا ہے: "سعود کا گھرانا اس نئی تحریک کا حلیف بن گیا اور اس نے اٹھارویں صدی کے آخری حصے میں عرب کے ایک بڑے حصے پر اپنی حکومت قائم کرلی۔ انیسویں صدی کے دوران میں پہلے تو یہ خاندان محمد علی کے

عہد میں مصریوں کے مقابلے میں پسپا ہوا اس کے بعد اسی صدی کے اختتام سے پہلے اس کے حریف خاندان آل رشید نے آل سعود کو نجد سے نکالا جو اس کا وطن تھا۔ یہ جلاوطن خاندان کویت میں مقیم ہو گیا۔ آخر اسی جلاوطن خاندان کا ایک فرد عبدالعزیز ابن سعود تاریخ میں پہلی مرتبہ اپنی عمر کے اکیسویں سال میں داخل ہوا اور ۱۹۰۲ء میں اپنے چالیس ساتھیوں کے ساتھ نجد کے پایہ تخت ریاض پر قابض ہو گیا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت اپنا آبائی ملک دوبارہ حاصل کر لیا۔" (شیخ محمد حیات، تاریخ سعودی عرب، لاہور۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۰۶ء، ص:۲۴)

۱۹۲۶ء میں معاہدہ جدۃ کے نتیجے میں سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود کو حجاز، نجد اور دیگر ملحقات کا خود مختار فرمانروا تسلیم کیا گیا۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ (۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ) کو موجودہ مملکت سعودی عرب کا باقاعدہ قیام عمل میں آگیا اور مملکت کا نام "المملکۃ العربیۃ السعودیۃ" نیز فرمانروان کا لقب "ملک المملکۃ العربیۃ السعودیۃ" تجویز کیا گیا۔

سعودی عرب کی تاریخ سے متعلق مزید معلومات کے لیے دیکھیے: شیخ محمد حیات، تاریخ سعودی عرب، لاہور۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، ۲۰۰۶ء / المانع، محمد عبداللہ، توحید المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، المترجم: د۔ عبداللہ بن صالح العثیمین، طبع الثانیۃ ۱۴۱۵ھ / ابو علیۃ، عبدالفتاح حسن، الدکتور، محاضرات فی تاریخ الدولۃ السعودیۃ الاولیٰ، الریاض۔ دار المریخ للنشر، ۱۹۹۱ء / غسان ابراہیم الشمری، انبعاث امۃ: استقرار السعودیۃ و تطورھا فی ظل الملک المؤسس و خادم الحرمین الشریفین الملک فھد، الاردن۔ مؤسسۃ حمادۃ للدراسات الجامعیۃ والنشر والتوزیع، ۲۰۰۰م / الیکسی فاسیلییف، تاریخ العربیۃ السعودیۃ، بیروت، شرکۃ المطبوعات للتوزیع و النشر، ۱۹۹۵م / مدیحہ احمد درویش، الدکتورۃ، تاریخ الدولۃ السعودیۃ حتی الربع الاول من القرن العشرین، دار الشروق للنشر والتوزیع، الاولیٰ ۱۹۸۰ء /

James Wynbrandt, A brief history of Saudi Arabia, New York- Facts on file, 2nd Edition, June 2010 / Robert Lacey, The kingdom: Arabia & the house of Sa'ud, Avon Books, New York, 1983 / Madawi al-Rasheed, A history of Saudi Arabia, Cambridge University Press, 2002 / https://www.saudiembassy.net/history

Sheikh Muhammad Hayat, *Tarīkh-i-Saudi Arab*, Lahore, Maktaba Tamīr-i-Insaniyat, 2006 / Al-Māne', Muhammad Abdullah, *Tauhīd al-Mamlikatul Arabia al-Saudiya*, Translated by: Abdullah bin Sāleh al-Athīmīn, 2nd Edition, 1415 A.H / Abu-Ulyah, Abdul Fattāh Hassan, Dr., *Muhāzrāt fī tarīkh al-Daulat al-Saudiyah al-ūla*, Riyadh, Dar-ul-Marīkh lil-Nashr, 1991 / Ghassān Ibrahīm al-Shimri, *Inbi'āsu Ummah: Istiqrār al-Saudiyah wa Tatawwaruhā fī zilli al-Malik al-Muassis wa Khādim-ul-Haramain al-Sharīfain al-Malik Fahd*, Jordan, Muassasah Hammādah li-Darasātil Jāme'iyyah wa-Nashr wa-Tauzī', 200 / Alexi Fasilief, *Tarīkh al-Arabiyah al-Saudiyah*, Beirut, Sharikatul Matbu'āt lil-Tauzī' wa-Nashr, 1995.

[2] یہ کتاب نبی اکرم ﷺ کے شمائل کے بارے میں ہے۔ اس کتاب کا خاص اسلوب یہ ہے کہ ہر شمائل کے بیان کی ابتدا احادیث نبوی سے کی گئی ہے۔

[3] اس کتاب میں سیرت طیبہ کے واقعات زمانی ترتیب کے ساتھ صرف ان روایات سیرت کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں جو درجہ صحت کی حامل ہیں۔ ہر روایت کی صحت سے متعلق محدثین کی آراء حواشی کی صورت میں ذکر کی گئی ہیں۔

[4] اس کتاب میں مرویات سیرت پر محدثین کی نقد و جرح کے اسالیب و طرق کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

[5] اس کتاب میں وقائع سیرت کو زمانی ترتیب کے ساتھ صحیح روایات کی روشنی میں ضعیف و سقیم روایات و تفصیلات سے صرف نظر کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

[6] کتاب میں فتح مکہ کے اسباب، واقعات اور نتائج وغیرہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن میں کتاب کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ مختلف روایات سیرت کی استنادی حیثیت کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے۔

[7] عبد الرحمن بن سعید بن علی بن وهف، غزوة فتح مكة في ضوء السنة المطهرة، الرياض، الاولى (۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲م)، ص: ۱۶۹

Abdul Rahmān bin Saīd bin Ali bin Wahf, *Ghazwa Fatah Makkah fī Zaui Sunnah al-Mutahharah*, Riyadh, 1st Edition (1423 A.H / 2006), P: 169

[8] جامع ترمذی، حدیث نمبر: ۱۷۳۶

Jāme' Tirmidhi, Hadith#: 1736

[9] سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۴۰۷۷

Sunan Abi-Dawūd, Hadith#: 4077

[10] محمد بن فارس الجميل، الدكتور، اللباس في عصر الرسول ﷺ، كلية الآداب، جامعة الكويت (۱۴۱۵ھ)، ص: ۲۹

Muhammad bin Fāris al-Jamīl, Dr., *Al-Libās, fī Asr-il-Rasūl (PBUH)*, Kulliyatul Ādāb, Jāmia Kuwait (1415 A.H), P: 29

[11] محمد بن عبد الله غبان الصبحي، مرويات الوثائق المكتوبة من النبي ﷺ وإليه۔ جمعا ودراسة، عمادة البحث العلمي، الجامعة الاسلامية، المدينة المنورة، الاولى (۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹م)، ص: ۱۰۶

Muhammad bin Abdullah Ghabān al-Subhi, *Marwiyyāt-ul-Wathāiq al-Maktūbah min al-Nabi (PBUH) wa ilaihi: Jam'an wa Dirāsah*, Imādatul Bahs al-ilmī, Al-jāmia al-Islamiah, Madinah Munawwarah, 1st edition (1430 A.H / 2009), P: 106

[12] یہ کتاب سعودی عرب کے معروف علماء علامہ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی اور علامہ محمد بن صالح العثیمین کی تحاریر وتقاریر میں مذکور سیرت النبی ﷺ سے متعلق موضوعات کا مجموعہ ہے۔

[13] کتاب میں سیرت نبوی ﷺ کے واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے عصر حاضر کے مسلم معاشروں کے لیے سیاسی، اجتماعی، اقتصادی، قضائی، تشریعی، انتظامی اور اخلاقی پہلوؤں سے متعلق احکام، مواعظ وعبر، نصیحتیں اور مفید علمی نکات بیان کیے گئے ہیں جو معاشرے کی اصلاح میں معاون ہو سکتے ہیں۔

[14] فالح بن محمد بن فالح الصغير، الدكتور، مع النبي ﷺ في رمضان، دار المسلم للنشر والتوزيع، الاولى (۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳م)، ص: ۳۱

Fāleh bin Muhammad Fāleh al-Saghīr, Dr., *Ma'an-Nabi (PBUH) fī Ramadhān*, Dar-ul-Muslim li-nashr wa-Tauzī', 1st Edition (1424 A.H / 2003), P: 31

[15] عبد المحسن بن حمد العباد البدر، من أخلاق الرسول الكريم ﷺ، دار ابن خزيمه، الاولى (۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰م)، ص: ۶۹

Abdul Mohsin bin Hamd al-Ibād, al-Badr, *Min Akhlāqi al-Rasūlil Karīm (PBUH)*, Dar ibn-i-Khuzaima, 1st Edition (1420 A.H / 2000), P: 69

[16] سعيد بن علي وهف القحطاني، الدكتور، وداع الرسول ﷺ لأمته: دروس ووصايا وعبر وعظات، الرياض، الاولى (۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵م)، ص: ۱۹

Saīd bin Ali bin Wahf al-Qehtāni, Dr., *Widāur-Rasūl (PBUH) li-Ummatihī: Durūs wa Wasayah wa Ibar wa Izāt*, Riyadh, 1st Edition (1416 A.H / 1995), P: 19

[17] کتاب میں دور نبوی کے ماکولات ومشروبات کا احادیث وروایات کی روشنی میں تذکرہ ہے اور ان چیزوں سے متعلق اسلامی تعلیمات بھی بیان کی گئی ہیں۔

[18] اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ واقعات سیرت سے فقہی نکات اور اسرار و مواعظ و حکم کا استنباط جابجا ملتا ہے۔ اور اس پہلو کا ذکر مصنف نے مقدمہ (ص:۱٦) میں بھی کیا ہے۔

[19] کتاب میں "الدروس من حیاتہ قبل البعثۃ"، "الدروس من حیاتہ بعد البعثۃ" اور "الدروس من حیاتہ بعد الھجرۃ" جیسے عنوانات کے تحت سیرت طیبہ سے دروس و حکم اخذ کیے گئے ہیں۔ غزوات کے ضمن میں بھی ہر غزوہ سے الگ الگ فوائد و عبر کا استنباط کیا گیا ہے۔

[20] اس کتاب میں ۱۷ فصول کے تحت ولادت سے وصال تک واقعات سیرت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ معاشی، معاشرتی، اجتماعی، عسکری اور فقہی نکات و مسائل اور احکام و عبر کا استنباط کیا گیا ہے۔

[21] مھدی بن رزق اللہ احمد، الدکتور، السیرۃ النبویۃ فی ضوء المصادر الاصلیہ، دارامام الدعوۃ، الریاض، (۱۴۲۴ھ)، ص:۴۲۲۔۴۲۳

Mahdi bin Rizqullah Ahmad, Dr., *Al-Sirah al-Nabawiyyah fī Zauil Masādir al-Asliyyah*, Dar Imam al-Dawah, Riyadh, (1424 A.H), P: 422-423

[22] زید بن عبد الکریم الزید، الدکتور، فقہ السیرۃ، دار التدمیریۃ، الریاض، الثالثۃ (۱۴۲۸ھ)، ص:۲۳۷

Zaid bin Abdul karīm al-Zaid, Dr., *Fiqh-us-Sirah*, Darul Tadmiriyyah, Riyadh, 3rd Edition (1428 A.H), P: 237

[23] الحازمی، خالد بن حامد بن مبارک، الفوائد السنیۃ من السیرۃ النبویۃ، المدینۃ المنورہ، دارالرمان۔ ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰٦م۔ ص:۴۸۷

Al-Hāzmi, Khālid bin Hāmid bin Mubarak, *Al-Fawaid-us-Siniyyah min al-Sirat al-Nabawiyyah*, Madinah Munawwarah, Dar-ur-Rummān, 1427 A.H / 2006, P: 487

[24] کتاب کے الباب الثالث کی پہلی فصل "احداث السیرۃ النبویۃ" ہے۔ اس فصل کو دو مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔ المبحث الاول: عہد مکی اور المبحث الثانی: عہد مدنی کے واقعات کے بارے میں برنارڈ لویس کی آراء کے تجزیے پر محیط ہے۔

[25] فصل "شبھات الاستشراق حول السنۃ النبویۃ" کے تحت شخصیت ورسالت محمد ﷺ پر مستشرقین کے طعن کو موضوع تنقید و جرح بنایا گیا ہے۔

[26] یہ مؤلف کا ایم فل کا مقالہ ہے جو انھوں نے ۱۴۱۳ھ میں الدکتور حامد غنیم ابو سعد کی نگرانی میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے قسم الاستشراق سے مکمل کیا۔ مقالہ کا اصل عنوان "مؤقف المستشرق (سیدیو Sedillot) من السیرۃ النبویۃ۔ دراسۃ نقدیۃ من خلال کتابہ تاریخ العرب العام" ہے۔ اس کتاب میں فرانسیسی مستشرق ''Louis Pierre Eugène Sédillot'' کی کتاب ''Histoire des Arabes'' میں سیرت طیبہ کے حوالے سے مذکور ابحاث پر نقد و جرح کی گئی ہے۔

[27] کتاب کی الفصل السادس رسالت محمدی ﷺ پر اعتراضات کے حوالے سے ہے۔ اس ضمن میں وحی، رسالت، معجزات نبوی ﷺ اور ذاتِ صاحب الرسالۃ ﷺ پر مستشرقین کے اعتراضات کا محاکمہ کیا گیا ہے۔

[28] کتاب کی الفصل الرابع "الاستشراق والرسول ﷺ" ہے۔ اس فصل میں ذات و سیرت نبوی ﷺ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

[29] یہ مؤلف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو دراصل انگریزی زبان میں ہے۔ حکومت سعودی عرب نے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر شائع کیا ہے۔

30 مازن بن صلاح مطبقانی، الدکتور، الاستشراق والاتجاہات الفکریۃ فی التاریخ الاسلامی (دراسۃ تطبیقیۃ علی کتابات برنارد لویس)، مطبوعات مکتبۃ الفھد الوطنیۃ، الریاض(۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵م)، ص:۲۶۳

Mazin bin Salāh Matbaqāni, Dr., *Al-Istishrāq wal-Ittijahāt-ul-Fikriyyah fī Tarīkhil Islami (Dirasa Tatbiqiyyah alā Kitabāt Bernard Lewis)*, Matbuāt maktaba al-Fahd al-Watniyah, Riyadh (1416 A.H / 1995), P: 263

31 فالح بن محمد بن فالح الصغیر، الاستشراق وموقفہ من السنۃ النبویۃ، مجمع الملک فھد لطباعۃ المصحف الشریف، المدینۃ المنورۃ(س۔ن)، ص:۳۴۔۳۵

Fāleh bin Muhammad Fāleh al-Saghīr, *Al-Istishrāq wa Mauqifuhū min as-Sunnah al-Nabawiyyah*, King Fahd Complex for the printing of the Holy Qur'an, Madinah Munawwarah, P: 34-35

32 Muhammad Mohar Ali, *Sirat Al-Nabi And the Orientalists*, King Fahd Complex for the printing of the Holy Qur'an, Madinah, 1st Edition (1417 A.H / 1997), P: 431

33 کتاب میں مؤلف نے نبی اکرم ﷺ کے سفر ہجرت کے راستے کے اپنے سفر کی مکمل روداد تفصیلاً بیان کی ہے جو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے خاص اسی غرض سے کیا۔ دوران سفر انھوں نے مختلف مقامات مثلاً، غارِ ثور، مر الظھران، سرف وغیرہ کا دورہ کرتے ہوئے ان کی جغرافیائی تفاصیل کے ساتھ متعلقہ واقعات کی طرف بھی مختصراً اشارہ کیا ہے۔

34 اس کتاب میں سابقہ الہامی کتب میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے حوالے سے مذکور بشارات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

35 اس کتاب میں علامہ ابو بکر الجزائری کی کتاب "هذا الحبيب محمدﷺ يا محب" میں مذکور بعض بحوث پر نقد و جرح کی گئی ہے۔

36 اس کتاب میں دکتور احمد شلبی کی کتاب "الاسراء و المعراج" میں بیان شدہ روایات سیرت پر جرح کی گئی ہے۔

37 اس کتاب میں علامہ نور الدین الہیثمی کی کتاب مجمع الزوائد میں مذکور روایات سیرت کو جمع کیا گیا ہے۔

38 اس کتاب میں مؤلف نے سیرت النبی ﷺ کے بیان میں علامہ ابن کثیر کے منہج و اسلوب کو ان کی تالیفات کے حوالے سے موضوع تحقیق بنایا ہے۔

39 اس کتاب میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، واقدی کی کتاب المغازی کے اسلوب و منہج کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

40 اس کتاب میں سنت و سیرت النبی ﷺ سے متعلق ۸۳۱۴ مقالات کے عناوین کی فہرست دی گئی ہے جو مملکت سعودی عرب کی مختلف جامعات میں اب تک ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر پیش ہو چکے ہیں۔

41 اس کتاب میں ۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۷م تک عالم عرب کی معروف جامعات میں مختلف سطحوں پر سیرت النبی ﷺ کے موضوعات پر ہونے والے تحقیقی کام کی فہرست پیش کی گئی ہے۔ تقریباً ۹۴ صفحات پر محیط اس فہرست میں ۵۹۷ مقالات کے عنوانات، محقق کا نام، جس سطح پر اور عرب کی جس یونیورسٹی میں جس سنہ میں یہ مقالہ پیش کیا گیا، تمام تفصیلات کا ذکر ہے۔ یہ علمی کام نہایت اہم، قیمتی اور قابل تحقیق ہے کیونکہ یہ عالم عرب میں سیرت نگاری کے حوالے سے یونیورسٹی سطح پر ہونے والے کام کا نہایت جامع اور مکمل جائزہ پیش کرتا ہے۔